رمضان کی قضا (اضافہ شدہ)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

جس کے رمضان کے روزے رہ جائیں، اس کے لیے لگا تار روزوں کی قضا دینا بہتر ہے، البتہ اگر وقفے وقفے سے اگلے رمضان تک قضا مکمل کر لے، تو بھی جائز ہے۔ اگر کوئی شخص رمضان کے روزوں کی قضا دینے سے پہلے شوال کے چھ روزے رکھ لے، تو بھی کوئی حرج نہیں۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرة : ١٨٥)

''دوسرے دنوں میں (رمضان کے روزوں کی) گنتی پوری کر لیں۔''

❀ علامہ عبید اللہ مبارکپوری رحمہ اللہ (۱۴۱۴ھ) اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ أُمِرَ بِالْقَضَاءِ مُطْلَقًا عَنْ وَقْتٍ مُّعَيَّنٍ فَلَا يَجُوزُ تَقْيِيدُهٗ بِبَعْضِ الْأَوْقَاتِ إِلَّا بِدَلِيلٍ .

''روزوں کی قضا کا بغیر کسی وقت معین کے، مطلق حکم دیا گیا ہے، لہٰذا اسے بغیر دلیل کے کسی وقت کے ساتھ خاص کرنا جائز نہیں۔''

(مِرعاة المَفاتيح : ٢٣/٧)

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ .

''مجھ پر رمضان کے روزوں کی قضا ہوتی، میں انہیں شعبان سے پہلے نہ رکھ سکتی تھی۔''

(صحيح البخاري : ١٩٥٠، صحيح مسلم : ١١٤٦)

❁ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

فِي تَأْخِيرِ عَائِشَةَ قَضَاءَ مَا عَلَيْهَا مِنْ صِيَامِ رَمَضَانَ دَلِيلٌ عَلَى التَّوْسِعَةِ وَالرُّخْصَةِ فِي تَأْخِيرِ ذٰلِكَ وَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ شَعْبَانَ أَقْصَى الْغَايَةِ فِي ذٰلِكَ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا رمضان کے روزوں کی قضا تاخیر سے دینا اس بات کی دلیل ہے کہ قضا میں وسعت ہے اور اس میں تاخیر جائز ہے، نیز یہ روایت دلیل ہے کہ اس بارے میں تاخیر کی انتہا ماہِ شعبان ہے۔''

(التّمهيد لما في المؤطإ من المَعاني والأسانيد : ١٤٩/٢٣)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

فِي الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلٰى جَوَازِ تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مُطْلَقًا سَوَاءٌ كَانَ لِعُذْرٍ أَوْ لِغَيْرِ عُذْرٍ .

''اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رمضان کی قضاء کو مطلق طور پر مؤخر کرنا جائز ہے، خواہ عذر کی وجہ سے یا بغیر عذر کے۔''

(فتح الباري : ١٩١/٤)

❁ نیز فرماتے ہیں:

ظَاهِرُ صَنِيعِ الْبُخَارِيِّ يَقْتَضِي جَوَازَ التَّرَاخِي وَالتَّفْرِيقِ لِمَا أَوْدَعَهُ فِي التَّرْجَمَةِ مِنَ الْآثَارِ كَعَادَتِهِ وَهُوَ قَوْلُ الْجُمْهُورِ .

''امام بخاری رحمہ اللہ کے ظاہری صنیع سے لگتا ہے کہ آپ رحمہ اللہ روزوں کی قضا (تاخیر) میں وسعت اور وقفہ کو جائز سمجھتے تھے، کیونکہ آپ رحمہ اللہ نے اپنے منہج کے مطابق ترجمۃ الباب میں آثار ذکر کیے ہیں، یہی جمہور کا مؤقف ہے۔''

(فتح الباري : ١٨٩/٤)

۞ علامہ عبیداللہ مبارکپوری رحمہ اللہ (١٤١٤ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْحَدِيثِ حُجَّةٌ لِّلْجُمْهُورِ إِنَّ الْقَضَاءَ لَا يَجِبُ عَلَى الْفَوْرِ إِذْ لَوْ مُنِعَ التَّأْخِيرُ لَمْ يُقِرَّهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَعَمْ يَنْدُبُ التَّعْجِيلُ لِأَنَّ الْمُبَادَرَةَ إِلَى الطَّاعَةِ وَالْمُسَارَعَةِ إِلَى الْخَيْرِ أَوْلٰى .

''یہ حدیث جمہور کی دلیل ہے کہ رمضان کے روزوں کی قضا فورا دینا ضروری نہیں، کیونکہ اگر قضا میں تاخیر ممنوع ہوتی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تاخیر پر قائم نہ رکھتے۔ البتہ جلد سے جلد قضا دینا مستحب ہے، کیونکہ اطاعت اور خیر میں جلدی کرنا اولیٰ ہے۔''

(مِرعاة المَفاتيح : ٢٣/٧)

۞ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَا يَضُرُّكَ كَيْفَ قَضَيْتَهَا إِنَّمَا هِيَ عِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ فَأَحْصِهِ .

''آپ کو کوئی نقصان نہیں، جیسے جی چاہے قضا دیں، صرف دوسرے دنوں میں

(رمضان کے روزوں کی) گنتی (پوری کرنا ضروری) ہے۔''

(تغليق التّعليق لابن حَجَر: ۱۸٦/۳، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

فَرِّقْهُ إِذَا أَحْصَيْتَهٗ .

''جب آپ گنتی پوری کریں، تو وقفے میں کوئی حرج نہیں۔''

(سنن الدّارقطني : ۱۹۳/۲، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يُوَاتِرُهٗ إِنْ شَاءَ .

''چاہے تو متفرق رکھ لے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ۳٤/۳، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بِهٖ بَأْسًا، وَيَقُولُ : إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ : ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾

''آپ رضی اللہ عنہ وقفہ یا تاخیر میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف دوسرے دنوں کی گنتی کا ذکر فرمایا ہے۔''

(السّنن الكبرى للبيهقي : ۲٥۸/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے رمضان کے روزوں کی قضا کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرَخِّصْ لَكُمْ فِي فِطْرِهٖ وَهُوَ لَا يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ

عَلَيْكُمْ فِي قَضَائِهِ فَأَحْصِ الْعِدَّةَ وَاصْنَعْ مَا شِئْتَ .

''اللہ تعالیٰ نے روزہ چھوڑنے کی رخصت اس لیے نہیں دی کہ قضا میں آپ پر مشقت ڈال دے، آپ جیسے چاہیں، گنتی پوری کریں۔''

(سنن الدّارقطني : ۱۹۱/۲، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ۲۵۸/٤، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَرِّقْ قَضَاءَ رَمَضَانَ، وَأَحْصِ الْعِدَّةَ .

''رمضان کے روزوں کی قضا وقفہ سے دیں، لیکن (رمضان کے روزوں کی) گنتی پوری کریں۔''(سنن الدارقطني : ۱۹۲/۲، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ وقفہ سے رمضان کے روزوں کی قضا میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے تھے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : ۳۳/۳، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ جعفر بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَضَاءُ رَمَضَانَ عِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ .

''رمضان کے روزوں کی قضا میں دوسرے دنوں میں گنتی (پوری کرنا) ضروری ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ۳۳/۳، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُوَاتِرُ قَضَاءَ رَمَضَانَ .

''رمضان کے روزوں کی قضاء متفرق دے سکتا ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ۳٤/۳، وسندهٗ صحيحٌ)

تنبیہ:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رمضان کے روزوں کی قضا کے بارے میں فرماتے ہیں:

يُتَابَعُ بَيْنَهٗ . ''تسلسل کے ساتھ روزے رکھے جائیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٣٤/٣، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَقْضِيهِ كَهَيْأَتِهٖ .

''جس طرح چھوڑے تھے، اسی طرح قضا دے گا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٣٤/٣، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صُمْهُ مُتَتَابِعًا، إِلَّا أَنْ يُقْطَعَ بِكَ كَمَا قُطِعَ بِكَ فِيهِ .

''روزے کی قضا لگاتار دیں، الا یہ کہ (قضا میں بھی) وہی عارضہ پیش آ جائے، جو پہلے پیش آیا تھا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٣٤/٣، وسندهٗ صحيحٌ)

فہم سلف کی روشنی میں ان اقوال کو استحباب پر محمول کیا جائے گا۔

❁ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَقْضِيهِ مُتَتَابِعًا أَحَبُّ إِلَيَّ وَإِنْ فَرَّقَ أَجْزَأَهٗ .

''رمضان کے روزوں کی قضا لگاتار ہو، تو مجھے زیادہ پسند ہے، البتہ قضا میں وقفہ بھی جائز ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ۳/۳۵، وسندهٗ صحیحٌ)

❁ **محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَّصُومَهٗ كَمَا أَفْطَرَهٗ .

''مجھے پسند ہے کہ جس طرح روزے چھوڑے تھے، اسی طرح قضا دے۔''

مصنّف ابن أبي شيبة : ۳/۳٤، وسندهٗ صحیحٌ)

❁ **حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

''لگا تار قضا دینا مجھے پسند ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ۳/۳٤، وسندهٗ صحیحٌ)

❁ **اسحاق بن منصور کوسج رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

قُلْتُ : قَضَاءُ رَمَضَانَ؟ قَالَ : لَا بَأْسَ بِهٖ مُتَفَرِّقًا، قَالَ إِسْحَاقُ : كَمَا قَالَ، وَالتَّتَابُعُ أَفْضَلُ .

''میں نے (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے) رمضان کی قضا کے بارے میں سوال کیا، فرمایا: متفرق روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرا بھی یہی مؤقف ہے، البتہ تسلسل کے ساتھ روزے رکھنا افضل ہے۔''

(مسائل الکوسج : 707)

❁ **صالح بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

أَنْكَرَ أَبِي عَلٰى مَنْ يَّقُولُ : لَا يُجْزِئُهٗ إِلَّا مُتَتَابَعٌ .

''میرے والد امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ان کا رد کیا ہے، جو کہتے ہیں کہ

رمضان کی قضا صرف تسلسل کے ساتھ ہی ہے۔''

(مسائل صالح : 920)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَجِبُ التَّتَابُعُ، بَلْ إِنْ شَاءَ فَرَّقَ، وَإِنْ شَاءَ تَابَعَ، وَهٰذَا قَوْلُ جُمْهُورِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ، وَعَلَيْهِ ثَبَتَتِ الدَّلَائِلُ؛ لِأَنَّ التَّتَابُعَ إِنَّمَا وَجَبَ فِي الشَّهْرِ لِضَرُورَةِ أَدَائِهِ فِي الشَّهْرِ، فَأَمَّا بَعْدَ انْقِضَاءِ رَمَضَانَ فَالْمُرَادُ صِيَامُ أَيَّامٍ عِدَّةَ مَا أَفْطَرَ، وَلِهٰذَا قَالَ تَعَالٰى : ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾، ثُمَّ قَالَ : ﴿يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ .

''(رمضان کی قضا) تسلسل کے ساتھ دینا ضروری نہیں، بلکہ چاہے، تو وقفے وقفے سے دے، چاہے، تو مسلسل دے۔ یہ جمہور سلف وخلف کا موقف ہے۔ اس پر دلائل موجود ہیں، کیونکہ تسلسل کے ساتھ روزے رکھنا ماہِ رمضان میں ضروری ہے، رمضان کے ختم ہو جانے کے بعد ضروری نہیں، لہٰذا جتنے روزے رہ گئے ہیں، اتنے دنوں کے روزے رکھنا مراد ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ ''دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنا ہے۔'' پھر فرمایا: ﴿يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ ''اللہ تعالیٰ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے، تنگی نہیں۔'' (تفسیر ابن کثیر : ۱/۵۰٤)

❁ محدث البانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

خُلَاصَةُ الْقَوْلِ أَنَّهٗ لَا يَصِحُّ فِي التَّفْرِيقِ وَلَا فِي الْمُتَابَعَةِ حَدِيثٌ مَّرْفُوعٌ، وَالْأَقْرَبُ جَوَازُ الْأَمْرَيْنِ كَمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

''حاصل کلام یہ کہ (روزوں کی قضا میں) وقفہ یا تسلسل کے متعلق کوئی مرفوع حدیث ثابت نہیں ہے۔ درست بات یہی ہے کہ دونوں عمل ہی جائز ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔'' (إرواء الغليل : ٩٧/٤)

رمضان کے روزوں کی قضا پے در پے مستحب ہے، ضروری نہیں، لگاتار قضا کو ضروری قرار دینا بے دلیل ہے، اس مؤقف کو سلف صالحین کی حمایت حاصل نہیں۔

۞ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ مَنْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ رَمَضَانَ فِي شَعْبَانَ بَعْدَهٗ أَنَّهٗ مُؤَدٍ لِفَرْضِهٖ غَيْرُ مُفْرِطٍ.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ جس نے رمضان کے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا آئندہ شعبان میں دے دی، اس کا فرض ادا ہو گیا، وہ گناہ گار نہیں۔''

(شرح صحيح البخاري : ٩٥/٤)

نفلی روزے اور رمضان کی قضا:

۞ عثمان بن عبد اللہ بن موہب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَأَلَهٗ رَجُلٌ قَالَ : إِنَّ عَلَيَّ أَيَّامًا مِّنْ رَمَضَانَ، أَفَأَصُومُ الْعَشْرَ تَطَوُّعًا؟ قَالَ : لَا، وَلِمَ؟ ابْدَأْ بِحَقِّ

اللّٰهِ، ثُمَّ تَطَوَّعْ بَعْدَمَا شِئْتَ .

''میں نے سنا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے سوال کیا: مجھ پر رمضان کے روزوں کی ادائیگی ہے، کیا میں عشرہ ذوالحجہ کے نفلی روزے رکھ سکتا ہوں؟ فرمایا: نہیں۔ پوچھا: کیوں؟ فرمایا: پہلے اللہ کا حق ادا کیجئے، اس کے بعد جتنے چاہیں، نفلی روزے رکھ لیں۔'' (مصنّف عبد الرّزاق : ۷۷۱۵)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے، عبدالرزاق اور سفیان ثوری مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

۞ السنن الکبریٰ للبیہقی (۸۳۹۶) میں سفیان ثوری نے سماع کی تصریح کی ہے، مگر یہ سند ثابت نہیں۔

① ابونصر احمد بن عمرو عراقی کی توثیق ثابت نہیں۔

② سفیان بن محمد جوہری کی توثیق نہیں ملی۔

۞ مصنف ابن ابی شیبہ (۹۵۱۷) والی روایت میں سفیان ثوری کا عنعنہ ہے۔

۞ ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

يَبْدَأُ بِالْفَرِيضَةِ . ''پہلے فرض روزے رکھے گا۔''

(مصنّف عبد الرّزّاق : 7713)

سند ضعیف ہے۔ عبدالرزاق بن ہمام اور سفیان ثوری دونوں مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

۞ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا قول بھی ثابت نہیں۔

(مصنّف عبد الرّزّاق : 7716)

یہ سند عبدالرزاق بن ہمام کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

حسن بصری رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَطَوَّعَ بِصِيَامٍ، وَعَلَيْهِ قَضَاءٌ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا الْعَشْرَ .

''آپ رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے کہ جس پر رمضان کی قضا باقی ہو، وہ نفلی روزے رکھے، سوائے عشرہ ذوالحجہ کے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 9287)

سند ضعیف ہے۔ سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ دونوں مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں۔ نیز قتادہ کی اہل بصرہ سے روایت میں کلام ہے۔

مصنف عبدالرزاق (۷۷۱۰) والی سند بھی ضعیف ہے۔ عبدالرزاق کا عنعنہ ہے، نیز اس میں مبہم راوی ہے۔

زہری رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

كَرِهَ أَنْ يُقْضٰى رَمَضَانُ فِي الْعَشْرِ .

''آپ رحمہ اللہ عشرہ ذوالحجہ میں رمضان کی قضا مکروہ سمجھتے تھے۔''

(مصنّف عبد الرزاق : 7710)

سند ضعیف ہے۔ عبدالرزاق کا عنعنہ ہے۔

ہشام بن حسان رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

كَرِهَ قَضَاءَ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ .

''آپ رحمہ اللہ عشرہ ذوالحجہ میں رمضان کی قضا کو مکروہ سمجھتے تھے۔''

(مصنف عبد الرزاق : 7711)

سند ضعیف ہے۔ عبد الرزاق بن ہمام کا عنعنہ ہے۔

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ عشرہ ذوالحجہ کے روزوں کے متعلق منسوب قول ہے:

لَا يَصْلُحُ حَتّٰى يَبْدَأَ بِرَمَضَانَ .

''اس وقت تک عشرہ ذوالحجہ کے روزے رکھنا درست نہیں، جب تک رمضان کی قضا نہ دے دے۔''

(صحيح البخاري معلّقًا، قبل الحديث : 1950)

① ان الفاظ کے ساتھ یہ قول بے سند ہے۔

② حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کے قول کے تحت لکھتے ہیں:

ظَاهِرُ قَوْلِهٖ جَوَازُ التَّطَوُّعِ بِالصَّوْمِ لِمَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا أَنَّ الْأَوْلٰى لَهٗ أَنْ يَصُومَ الدَّيْنَ أَوَّلًا لِقَوْلِهٖ : لَا يَصْلُحُ فَإِنَّهٗ ظَاهِرٌ فِي الْإِرْشَادِ إِلَى الْبُدَاءَةِ بِالْأَهَمِّ وَالْآكَدِ .

''سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کے قول کا بظاہر مطلب یہ ہے کہ جس کے رمضان کے روزے رہتے ہوں، اس کے لیے نفلی روزے رکھنا جائز ہے، البتہ بہتر یہی ہے کہ پہلے رمضان کے روزے رکھے، کیونکہ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے «لَا يَصْلُحُ» کہا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ رحمہ اللہ اہم اور اکد سے ابتدا کی راہنمائی کرنا چاہتے ہیں۔''

(فتح الباري : 4/189)

یہ کہنا کہ رمضان کی قضا دیے بغیر نفلی روزے نہیں رکھے جا سکتے، بے دلیل ہے۔

۲۸، مئی، ۲۰۲۰ء